بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰ /

جلد ۴۸/۱۳ ۔ ۲۷ اخاء ۱۳۳۸ ہش ۔ ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۹ء ۔ نمبر ۲۵۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق اطلاعات

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۔ ربوہ

(۱) ربوہ ۲۵ اکتوبر بوقت پونے نو بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ چار بجے حضور خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں تشریف لے گئے۔ اور تقریباً ایک گھنٹہ دس منٹ خدام کو خطاب فرمایا فالحمد للہ علی ذالک۔ رات نیند بھی آگئی۔ اس وقت طبیعت ٹھیک ہے

(۲) ربوہ ۲۶ اکتوبر بوقت سوا دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ تمام جسمانی کمزوری ابھی بدستور جاری ہے۔ جس کی وجہ سے فکر رہتا ہے۔ احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں۔ تا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو تمام عوارض سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت } ربوہ ۲۶ اکتوبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل نسبتاً بہتر رہی۔ آج صبح کچھ ضعف کی شکایت ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں خاص طور پر دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد

ربوہ میں یومِ انقلاب کی تقریب کا پروگرام

۲۷ اکتوبر کو ربوہ میں یوم انقلاب حسب ذیل طریق پر منایا جا رہا ہے۔ تمام مساجد میں فجر کی نماز کے بعد پاکستان کے استحکام و سلامتی کے لئے اجتماعی دعائیں کی جائیں گی۔ حکومت کے ایک سالہ کارناموں اور اصلاحات پر جذبات تشکر و امتنان کا اظہار کیا جائے گا۔ غرباء و مساکین کو کھانا کھلایا جائے گا۔ عمارتوں پر قومی پرچم لہرائے جائیں گے۔ مختلف کھیلوں کے مقابلے بھی اس خوشی کے موقعہ پر کروائے جا رہے ہیں۔ بازاروں کو سجایا جائے گا۔ رات کے وقت سارے شہر میں چراغاں کیا جائے گا۔

صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

اجتماع میں شامل ہونے والے قائدین کے اعزاز میں خصوصی تقریب

ربوہ ۲۶ اکتوبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اٹھارویں سالانہ اجتماع کے اختتام پر کل شام قیادت ربوہ کی طرف سے حسب سابق ایک خاص تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں اجتماع میں شریک مجالس کے بعض قائدین اور مجلس مرکزیہ کے بعض مہتمم صاحبان نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے عہدہ داران اور بیرونی قائدین نے مجالس کے رفاہی کاموں کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے بارے میں باہم تبادلہ خیالات کیا۔ آخر میں مکرم جناب سید داؤد احمد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دعا کرائی۔ اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری برکت علی خان صاحب پنشنر وکیل المال تحریک جدید آجکل سخت بیمار ہیں۔ آپ کو دن میں ایک دو دفعہ خون کی قے آجاتی ہے۔ جس سے آپ کو ضعف بہت ہوگیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ چوہدری صاحب کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعائیں کریں۔

گورنر سے مصری سفیر کی ملاقات

لاہور ۲۶ اکتوبر۔ پاکستان میں متحدہ عرب جمہوریہ کے سفیر طلحہ فتح الدین نے کل گورنر مغربی پاکستان مسٹر اختر حسین سے ملاقات کی۔ جس کے بعد وہ کراچی روانہ ہو گئے۔

خدام الاحمدیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا

پاکستان اور بیرون پاکستان کی ۱۲۶ مجالس کے ۱۹۰۲ خدام اور اطفال کی شرکت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے خدام سے ایک گھنٹے سے زائد عرصہ تک خطاب فرمایا

ربوہ ۲۶ اکتوبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع جو ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو شروع ہوا تھا تین روز تک جاری رہنے کے بعد ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو ساڑھے تین بجے سہ پہر کے قریب خیر و خوبی اور نہایت درجہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے موجودہ علالت اور ناسازیٔ طبع کے باوجود ازراہ شفقت اجلاس کے پہلے دو دن اجتماع میں خود تشریف لاکر اپنے خدام کو شرف زیارت سے مشرف کیا اور بالخصوص دوسرے روز یعنی ۲۴ اکتوبر کو ساڑھے تین بجے سہ پہر کے بعد خدام سے خطاب بھی فرمایا۔ جو ایک گھنٹے سے زیادہ عرصہ تک جاری رہا۔ اس دوران میں خدام کو نہایت قیمتی اور زریں ہدایات سے نوازنے کے علاوہ حضور نے اپنا وہ روح پرور پیغام بھی پڑھا جو مورخہ ۲۳ اکتوبر کو افتتاحی اجلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس مرکزیہ نے پڑھ کر سنایا تھا۔ نیز حضور نے خود اپنی زبان مبارک سے تمام خدام سے تبلیغ اسلام کے متعلق وہ مقدس اور تاریخی عہد بھی لیا جو ۲۵ اکتوبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ خدام نے حضور ایدہ اللہ کی اقتدا میں یہ عہد پورے جذبہ و جوش کے ساتھ سوز و گداز اور خاص رقت کے عالم میں دہرایا۔ یہ روح پرور لمحات جذب و کشش اور تزکیۂ نفوس کے اعتبار سے خاص اہمیت کے حامل تھے۔ جنہیں اس بابرکت موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قدموں میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا وہ اپنی خوش بختی پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے خطاب کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کرائی ــــــ دعا کے وقت

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

انقلابی حکومت کا ایک سال

قوم سے جو وعدے کئے گئے تھے انہیں نہایت کامیابی کے ساتھ بسرعت پورا کیا جا رہا ہے

> میری حکومت نے عنانِ اقتدار ہاتھ میں لیتے وقت قوم سے جو وعدے کئے تھے وہ اب پورے ہو رہے ہیں۔ انقلابی حکومت نے ایک سال سے بھی کم مدت میں وہ کام کیا ہے جو پچاس سال میں بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ — صدر مملکت

۵ ستمبر ۱۹۵۹ء کو مشرقی پاکستان کے صدر مقام ڈھاکہ میں ایک جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے صدر مملکت پاکستان جنرل محمد ایوب خان نے فرمایا کہ انہوں نے حکومت سنبھالتے وقت قوم سے جو وعدے کئے تھے وہ اب پورے ہو رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ انقلابی حکومت نے ایک سال سے بھی کم مدت میں وہ کام کیا ہے جو پچاس سال میں بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ دس یا گیارہ ماہ کے عرصہ میں جو زبردست اصلاحات نافذ کی گئیں ان پر پروگرام کے مطابق عمل ہو رہا ہے۔ ان تمام اصلاحات کا اصل مقصد ملک کو ترقی دینا اور لوگوں کو خوشحال بنانا ہے۔ آپ نے ایک ایک کر کے ان اصلاحات کا ذکر کیا۔ اور پھر بتایا کہ کس طرح ان اصلاحات کو بسرعت نافذ کیا گیا۔ اور قوم سے جو وعدے کئے گئے تھے انہیں نہایت کامیابی کے ساتھ پورا کیا جا رہا ہے۔ آیئے یہ دیکھیں کہ صدر مملکت نے عنانِ اقتدار سنبھالتے وقت قوم سے کیا وعدے کئے تھے اور انہیں کس طرح انہوں نے ایفا کیا۔

وعدے

صدر مملکت نے مارشل لاء کے نفاذ کا اعلان کرتے ہوئے سپریم کمانڈر اور مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے ۸ ر اکتوبر کو قوم کے نام جو پیغام نشر کیا تھا۔ اس میں آپ نے فرمایا تھا کہ یہ ایک انتہائی اقدام ہے جو بڑے تامل لیکن اس یقین کامل کے ساتھ اٹھایا گیا ہے۔ کہ اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہ تھا۔ اگر یہ قدم نہ اٹھایا جاتا تو ملک کا شیرازہ منتشر ہو جاتا اور پاکستان بالکل تباہ ہو کر رہ جاتا۔ اگر موجودہ انتشار انگیز حالات کو مزید کچھ دیر جاری رہنے دیا جاتا۔ تو تاریخ ہمیں کبھی معاف نہ کرتی ؛

جنرل محمد ایوب خان نے اپنی اسی تقریر میں یہ بھی فرمایا تھا کہ قائداعظم اور قائد ملت کی وفات کے بعد سیاستدانوں نے ایک دوسرے کے خلاف کھلم کھلا جنگ شروع کر رکھی تھی۔ . . . . . . نتیجہ یہ ہوا کہ ملک میں اقتصادی، انتظامی، سیاسی بدنظمی پیدا ہو گئی۔ جسے موجودہ خطرناک حالات میں کسی طرح بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا . . . . . . پاکستان کو بہت سی داخلی الجھنیں درپیش ہیں۔ اور بیرونی خطرات کا مقابلہ کرنا ہے۔ لیکن یہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ملک کے حالات مستحکم ہوں آگے چل کر آپ نے فرمایا میں غیر مبہم اور واضح الفاظ میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہمارا مقصود جمہوریت کی بحالی ہے۔

لیکن جمہوریت ایسی ہونی چاہیئے جس پر عوام عمل کر سکیں۔ اور جو عوام کے نزدیک قابل عمل ہو۔ یقیناً وقت آنے پر عوام سے اس سلسلہ میں رائے طلب کی جائے گی۔ اس اثناء میں ہمیں ہر حالت میں اپنے گھر کی اصلاح کرنی ہے۔ بہت سے معاملات ایسے ہیں جن کی طرف ہمیں فوراً توجہ دینی چاہیئے۔ البتہ بعض مسائل ایسے ہیں جو لمبے عرصہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہماری کوشش یہ ہو گی کہ مسائل کو حل کریں۔ اور برائیوں کا سدباب کریں ؛

ان برائیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے آپ نے اس کا علاج بھی تجویز کیا۔ آپ نے کہا سرکاری افسروں کی کام چوری۔ نااہلیت۔ رشوت۔ بدعنوانی۔ ذخیرہ اندوزی سمگلنگ۔ چور بازاری اور سماج دشمن عناصر کی سرگرمیوں کے سدباب کے لئے اور سول قوانین کے استحکام کے لئے فوجی قوانین بھی نافذ کئے جائیں گے۔ ایسے مسائل کے متعلق شدید ترین کارروائی کی جائے گی۔ اور ان کا جلد فیصلہ کیا جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر قسم کی بدعنوانی کے انسداد کے لئے کوئی فروگزاشت نہیں ہونے دی جائے گی۔ اور شدید کارروائی کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان کو امن پسند شہریوں کے لئے بالکل محفوظ بنا دیا جائے۔

چنانچہ اس اعلان کے ساتھ ہی اس پر عمل شروع ہو گیا۔ اور اس کے نتائج بھی سامنے آ گئے۔ چور بازاری۔ رشوت ستانی ذخیرہ اندوزی۔ نفع اندوزی۔ سمگلنگ، ڈکیتی۔ اغوا۔ بردہ فروشی۔ غرضیکہ ان تمام برائیوں کے قلع قمع کے لئے وقتاً فوقتاً مارشل لاء کے قوانین و قواعد کا اعلان کیا جاتا رہا۔ اناج کی ذخیرہ اندوزی سمگلنگ۔ ڈکیتی۔ بچوں اور عورتوں کے اغوا پر انتہائی سزا یعنی سزائے موت مقرر کی گئی۔ اناج میں ملاوٹ اور چور بازاری کی زیادہ سے زیادہ سزا چودہ سال قید با مشقت متعین ہوئی۔ ان احکامات کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ اشیائے خوردنی اور اشیائے صرف کی قیمتیں گر گئیں اور نرخ اعتدال پر آ گئے۔ اور لوگوں نے یہ منظر بھی دیکھا۔ کہ ملاوٹ کا کاروبار کرنے والے لوگ ہزاروں من ملاوٹی اشیاء ندی۔ نالوں اور دریاؤں میں بہا رہے ہیں۔ رشوت منہ چھپاتی پھرتی تھی۔ سرکاری ملازمین جو دفتر دیر سے آتے۔ جلد گھر لوٹتے۔ اور زیادہ تر وقت گپ بازی میں صرف کرنے کے عادی تھے دفاتر وقت پر پہونچنے لگے۔

ناپسندیدہ اور ملک کے دشمن عناصر کی گرفتاریاں شروع ہو گئیں۔ رشوت کی سزا چودہ سال قید مقرر کی گئی۔ تاجروں کو مہلت دی گئی۔ کہ وہ مقررہ وقت کے اندر اندر اپنے سٹاک مقرر کر لیں۔ فوجی عدالتیں قائم کی گئیں جو سرسری سماعت کے بعد مارشل لاء کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزائیں دیتی تھیں۔ ان عدالتوں نے بڑے بڑے سمگلروں کی ساری جائیداد ضبط کر لی۔ سمگلروں نے سمندروں میں جو سونا چھپا کر رکھا تھا۔ وہ بھی برآمد کیا گیا۔

۱۹ ر اکتوبر ۱۹۵۸ء کو جنرل محمد ایوب خان نے غیر ملکی اخبارات کے نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے ان مسائل کا ایک بار پھر ذکر کیا جن سے ملک دوچار تھا۔ آپ نے کہا کہ اس وقت سب سے اہم جو مسائل درپیش ہیں وہ یہ ہیں کہ ملک کے نظم و نسق کو مضبوط بنایا جائے۔ ملک کی مالی حالت کو بہتر بنایا جائے۔

خوراک کا مسئلہ حل کیا جائے۔ ملک کے مصارف اپنے وسائل سے بہت زیادہ ہو چکے ہیں۔ ہمیں ان تمام امور کو اعتدال پر لانا ہے۔ لیکن اگر ہم نے اس میدان میں حد سے زیادہ تیزی دکھائی تو ہم زیر بار ہو جائیں گے۔ ہمیں اپنے وسائل کا اندازہ کرنا ہے اور یہ دیکھنا ہے کہ ہم ان سے کس طرح کام لے سکتے . اگر ہمیں کفایت شعاری کرنی ہے۔ ہمیں اپنے عوام کو صاف طور پر تیار رہنا چاہیئے۔ اور اسے قبول کر لینا چاہیئے۔

ہمیں معقولیت پر مبنی زرعی اصلاحات نافذ کرنی ہیں۔ ہمیں مسئلہ زمین کا سائنٹفک حل معلوم کرنا ہے۔ یہ حل ایسا ہونا چاہیئے جو منصفانہ اور جائز ہو۔ اور جس سے طبقاتی کشمکش پیدا نہ ہو۔ اس سلسلہ میں یہ ضروری ہو گا۔ ملکیت اراضی کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ حد مقرر کر دی جائے۔ نیز تقسیم کے باعث اراضی کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹ جانے سے روکا جائے۔

پاکستان میں نظام تعلیم اس طرح تبدیل کر دینا چاہیئے کہ یہاں کی افرادی قوت کو اگلی نسل تک کے لئے ملک کی ضروریات پوری کرنے کا اہل بنا دیا جائے۔ ہم نے جو برطانوی قانون عدالتی نظام اپنا رکھا ہے۔ اس پر خرچ بھی زیادہ آتا ہے۔ اور فیصلوں میں بھی تاخیر ہوتی ہے۔ ہمیں ایسا نظام رائج کرنا ہے جو عوام کے مناسب حال ہو۔ لوگ اسے سمجھتے ہوں۔ اور اس کی بدولت انصاف فوراً حاصل ہو جائے ؛

پاکستان میں آبادی تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کو روکنے کے لئے خاندانی منصوبہ بندی رائج کرنے چاہئیں ؛

عمل
اہم اصلاحات کا نفاذ
زرعی اصلاحات کمیشن

۱۸ر اکتوبر کو حکومت پاکستان نے مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر اختر حسین کی زیر صدارت زرعی اصلاحات کا کمیشن قائم کیا۔ کمیشن سے یہ کہا گیا تھا کہ وہ زرعی اصلاحات کے بارے میں حکومت کو جلد سے جلد رپورٹ پیش کرے۔ اس کے مقاصد یہ تھے کہ وہ زرعی اراضی کی ملکیت اور کاشتکاری سے متعلق مسائل پر غور کرے۔ اور ایسے اقدامات کی سفارش کرے جن کے تحت پیداوار بہتر ہو۔ سماجی انصاف قائم ہو۔ اور ان لوگوں کے لئے تحفظ مہیا کیا جائے جو کاشتکاری کا کام کرتے ہیں۔

۲ر جنوری ۱۹۵۹ء کو زرعی اصلاحات کمیشن کے چیرمین نے مرکزی کابینہ کے اجلاس میں کمیشن کی رپورٹ صدر پاکستان کی خدمت میں پیش کردی اور ۲۴ر جنوری کو صدر مملکت پاکستان نے نشری تقریر میں ان زرعی اصلاحات کا اعلان کردیا۔ ان اصلاحات کی رو سے

کوئی شخص پانچسو ایکڑ نہری اراضی یا ایک ہزار ایکڑ بارانی اراضی سے زیادہ زمین اپنے قبضہ میں نہیں رکھ سکیگا۔

زمینداروں کو مقررہ حد تک رقبہ دینے کے جو اراضی بچے گی حکومت اسے اپنی تحویل میں لے کر بعد ازاں اس رقبہ کو کاشتکاروں اور دوسرے حقداروں میں تقسیم کردے گی۔

زمینداروں سے جو رقبہ حاصل کیا جائیگا۔ اس کا انہیں معقول معاوضہ دیا جائیگا۔ جو ۲۵ سال کے بلاسود بانڈز کی صورت میں ہوگا۔

مغربی پاکستان بھر میں تمام موروثی مزارعین اپنی زیر کاشت اراضی کے پورے مالک قرار دیئے جائیں گے۔

مزارعین کی مزارعت کا تحفظ کیا جائیگا

تمام جاگیریں بلا معاوضہ بحق سرکار ضبط کرلی جائیں گی۔

زمین کی تقسیم در تقسیم کو روک دیا جائیگا۔ اور گزارہ کی حد سے کم رقبہ تقسیم نہیں ہوگا۔

صوبہ بھر میں فوری طور پر لازمی استعمال اراضی کی سکیم رائج کی جائے گی۔

پراونشل لینڈ کمیشن ان زرعی اصلاحات کو فوری طور پر جامہ عمل پہنانے کے اقدامات کریگا۔

ان زرعی اصلاحات سے مغربی پاکستان کے چھ ہزار زمیندار متاثر ہوں گے۔

مہاجرین کی آباد کاری

مہاجرین کی آبادکاری کا کام گذشتہ دس گیارہ سال سے التوا میں پڑا ہوا تھا۔ اور لاکھوں مہاجرین اس دن کا انتظار کر رہے تھے جب ان کے مصائب کا خاتمہ ہوگا۔ اور انہیں ان کے دعاوی کے عوض شہری یا زرعی املاک و جائیداد دے کر مستقل طور پر بحال کیا جائیگا۔ ماضی میں حکومتوں نے الاٹمنٹوں کو اکثر اپنے سیاسی اقتدار کے حصول کا ایک ذریعہ بنا رکھا تھا۔ تو بحالی اور آبادکاری کے کام کو خود غرضانہ مقاصد کے تحت التوا میں ڈال رکھا تھا۔ نئی حکومت نے مہاجرین کی بحالی کے سلسلہ میں سلسلہ وار قدم اٹھائے اول یہ کہ جن مہاجرین نے غلط الاٹمنٹس کرا رکھی ہیں۔ انہیں تیس دن کی مہلت دی گئی کہ وہ تصحیح کے لئے اس مدت کے اندر اندر بیانات داخل کریں اور مبالغہ آمیز دعاوی کی بجائے سچے بیانات داخل کئے جائیں۔ یہ اعلان بھی کیا گیا کہ ایک لاکھ سے زائد مالیت کے دعاوی کی مزید چھان بین کی جائے گی۔

دعویداران ٹی مہاجرین کے لئے یہ اعلان کیا گیا۔ کہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۵۸ء کے بعد ان سے کوئی کرایہ وصول نہیں کیا جائیگا۔ تصدیق شدہ دعاوی کی خرید و فروخت ناجائز قرار دیدی گئی۔

۸ر جنوری ۱۹۵۹ء کو مہاجرین کے لئے معاوضہ کی سکیم کا اعلان کردیا گیا۔ جس کی رو سے متروکہ مکانوں اور دکانوں کی مالیت ۱۹۴۷ء کے سالانہ کرایہ کا شہروں میں چالیس گنا اور چھاؤنیوں میں پچیس گنا مقرر کی گئی غیر دعویدار مہاجروں اور دس ہزار تک کی مالیت کے مکانوں پر قابض مقامی حضرات کو یہ رعایت دی گئی کہ وہ بھی مقبوضہ املاک خرید سکیں گے۔ کشمیری مہاجرین کے لئے اعلان کیا گیا کہ وہ اپنی الاٹ شدہ املاک پر بدستور قابض رہیں گے معاوضہ کی شرح کا تعین کیا گیا۔ کہ پہلے ایک لاکھ کا ۴۰ فیصد اور باقی کا بشرطیکہ تین لاکھ سے زائد نہ ہو۔ ۲۵ فیصد۔ بھارت میں جو شہری غیر منقولہ جائیداد رہ گئی۔ اس کے کرائے کے نقصان کا معاوضہ بھی کرائے کے فنڈ سے دیا جائیگا۔ خیراتی۔ مذہبی یا تعلیمی ٹرسٹ سے ملحق متروکہ جائیداد کی فروخت کیلئے بھی گنجائش رکھی گئی۔

۲۹ر جنوری کو دیہی اراضی کے چودہ لاکھ ۲۰ ہزار الاٹیوں کو مستقل مالکانہ حقوق منتقل کردیئے گئے مہاجرین کی سہولت کے لئے یہ اعلان بھی کیا گیا کہ وہ معاوضہ مغربی پاکستان بھر میں جہاں چاہے جائیداد کی صورت میں حاصل کر سکتے ہیں۔

۱۲ر فروری کو معاوضہ کے لئے درخواستیں دینے کے طریق کار کا اعلان کیا گیا۔ چنانچہ دعویدار الاٹی مہاجر دعویدار غیر الاٹی مہاجر۔ مقامی و کشمیری مہاجرین سے ان کے دعووں یا مطالبوں کے مطابق فارم طلب کئے گئے۔ دعویدار مہاجرین کو معاوضہ کی کتب اجراء کی جا رہی ہیں۔ اور بعض دعویدار مہاجرین کو املاک کی منتقلی عمل میں لائی جا رہی ہے

۲۱ر جولائی ۱۹۵۹ء کو چیف سیٹلمنٹ کمشنر کے اعلان کے مطابق دیہی اراضی پر طے شدہ علاقوں کے زرعی جائیداد کے دعویداروں کو آباد کرنے کا کام مکمل ہوگیا ہے ۳۱ر جولائی تک تیرہ لاکھ چورانوے ہزار زرعی دعویداروں کو آباد کیا جا چکا ہے۔

لاء کمیشن

۲۳ر نومبر ۱۹۵۸ء کو پاکستان میں لاء کمیشن کی تشکیل کا سرکاری طور پر اعلان کیا گیا۔ اس کمیشن کے صدر کے عہدے پر سپریم کورٹ کے جج مسٹر ایس اے رحمن کو مقرر کیا گیا۔ اور اعلان کیا گیا کہ کمیشن کے امور تنقیح یہ ہیں کہ وہ اس مطلب کی تجاویز پیش کریگا۔ کہ انصاف زیادہ بہتر اور سرعت کے ساتھ کیونکر کیا جا سکتا ہے۔ اس مقصد کے لئے کمیشن نے حسب ذیل امور کا جائزہ لیا۔

(ا) عدالتوں کا سلسلہ مدارج اور ان کے اختیارات

(ب) عدلیہ کے حکام کا تقرر

(ج) قانونی تعلیم کا معیار کیا ہو۔ اور اس میں کیا کیا امور شامل ہوں۔

(د) وکالت کے لئے کیا استعداد ہونی چاہیئے

(ہ) پیشہ وکالت کا ڈھانچہ اور نظم و ضبط

(و) دیوانی اور فوجداری ضابطوں کا قانون اور قانون شہادت

(ی) جرگہ اور پنچایت کے نظام اور مناسب علاقوں میں ان کی تشکیل۔ مقدمہ بازی کے مصارف اور دوسرے متعلقہ امور۔

کمیشن نے اپنی رپورٹ مکمل کرلی ہے۔ اور ارکان کمیشن کے اس پر دستخط ہوچکے ہیں ۱۰ر ستمبر کو رپورٹ صدر مملکت کو پیش کردی گئی۔

تنخواہ کمیشن

۳۱ر اگست کو حکومت پاکستان نے سپریم کورٹ کے مسٹر جسٹس کارنیلیس کی صدارت میں پے اینڈ سروسز کمیشن کے قیام کا اعلان کیا۔ جو مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے ملازموں کی تنخواہوں اور شرائط ملازمت کے بارے میں پوری طرح غور کرکے حکومت کو رپورٹ پیش کریگا۔

تعلیمی کمیشن

۳۰ر دسمبر ۱۹۵۸ء کو صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خان نے دس ارکان پر مشتمل تعلیمی کمیشن کے تقرر کا اعلان کیا اور بتایا کہ یہ کمیشن پاکستان میں ہر قسم کی تعلیم کا مکمل جائزہ لے کر ۱۰ر مئی ۱۹۵۹ء تک اپنی سفارشات پیش کریگا۔ یہ کمیشن مسٹر ایس ایم شریف مرکزی معتمد تعلیمات مغربی پاکستان کی صدارت میں مقرر کیا گیا۔

تعلیمی کمیشن نے ۲۶ر اگست ۱۹۵۹ء کو اپنی رپورٹ صدر مملکت کو پیش کردی۔ کابینہ میں پیش ہونے سے قبل اس رپورٹ پر کابینہ کی ایک ذیلی کمیٹی غور کر رہی ہے۔ اس رپورٹ میں تعلیم کے ہر پہلو سے نہایت وضاحت کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ اس میں ابتدائی ثانوی اور پیشہ ورانہ تعلیم اور یونیورسٹی اور پوسٹ گریجوایٹ تعلیم کے متعلق علیحدہ علیحدہ ابواب میں بحث کی گئی ہے۔ رپورٹ مرتب کرنے سے قبل کمیشن نے ملک کا دورہ کیا تھا اور اہم امور پر ماہرین تعلیم کی رائے معلوم کی تھی اسکے علاوہ عوام کی رائے معلوم کرنے کی غرض سے ایک سوالنامہ جاری کیا گیا تھا جو دو سو کے لگ بھگ سوالوں پر مشتمل تھا یہ رپورٹ ایک ماہ کے اندر اندر شائع کردی جائے گی۔ اس میں ایسے نظام تعلیم کی سفارش کی گئی ہے وہ عوام کیلئے موزوں ہوگا۔

انقلاب اے انقلاب

چھٹ گئے ظلمت کے تہ در تہ سحاب
پھر نظر آیا ہے روئے آفتاب
نور کی کرنیں ہیں تیرے ہمرکاب
انقلاب اے انقلاب

روگ سب جاتا رہا انسان کا
رُخ نکھر آیا ہے پاکستان کا
تیرے آتے ہی اُمڈ آیا شباب
انقلاب اے انقلاب

صُوبہ داری کا بھرم جاتا رہا
پارٹی سازی کا خم جاتا رہا
بوالبشر بھی بن گئے ابن التراب
انقلاب اے انقلاب

انقلاب جانفزا! خوش آمدید
بول اٹھے ارض و سما خوش آمدید
یہ ہے پاکستان کی تعبیر خواب
انقلاب اے انقلاب

تنویر

پریس کمیشن

۵ ستمبر ۱۹۵۸ء کو نئی حکومت نے پریس کمیشن کو (جو پہلے ستمبر ۱۹۵۴ء میں قائم ہوا تھا) نئے سرے سے تشکیل دیا اور کمیشن کو حسب ذیل امور کے بارے میں تحقیقات کرنے اور اپنی سفارشات پیش کرنے کو کہا۔

۱۔ پاکستان میں پریس سے متعلق موجودہ قوانین کا جائزہ لینا اور ان قوانین میں ترمیم۔ ان پر نظر ثانی اور ان کو یکجا کرنے کے لئے مناسب سفارشات پیش کرنا۔

۲۔ اخبارات اور رسائل کے کنٹرول۔ انتظام ملکیت اور مالی ڈھانچے کا جائزہ لینا اور سفارشات پیش کرنا۔

۳۔ صحافیوں کی اُجرت کی شرحوں اور حالات کار کا جائزہ لینے کے بعد سفارشات پیش کرنا۔

۴۔ حکومت اور پریس کے درمیان رابطہ کا جائزہ لینا اور اس کے متعلق سفارشات پیش کرنا وغیرہ وغیرہ۔ کمیشن نے مشرقی و مغربی پاکستان کا وسیع دورہ کرنے اور اخبارات و رسائل کے ایڈیٹروں اور عملہ وغیرہ سے ملاقات کرنے کے بعد ۲۵ مارچ ۵۹ء کو رپورٹ پیش کی۔

۱۹ اگست کو حکومت نے کمیشن کی اس سفارش کی منظوری کا اعلان کر دیا کہ کارکن صحافیوں کی کم سے کم تنخواہوں کے مکمل تجزیہ کرنے کے لئے ایک اجرت بورڈ قائم کیا جائے۔ حکومت نے یہ سفارشیں بھی منظور کر لیں کہ "پریس اینڈ پبلیکیشنز ایکٹ" کے نام سے پریس سے متعلق تمام موجودہ قوانین کو ترامیم کے ساتھ ایک قانون میں یکجا کیا جائے اور صنعتی ملازموں سے متعلقہ قانون مجریہ ۱۹۴۶ء کا اطلاق صحافیوں پر بھی ہو

دوسرا پنجسالہ ترقیاتی منصوبہ

۱۸ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو ایک اعلان کے مطابق قومی منصوبہ بندی بورڈ کو منصوبہ بندی کمیشن کا نام دیا گیا۔ ۱۸ مارچ ۱۹۵۹ء کو دوسرے ترقیاتی پنجسالہ منصوبے کے بارے میں اعلان کیا گیا کہ عارضی طور پر اس منصوبے پر پندرہ ارب روپے خرچ ہوں گے۔

۲۳ جولائی کو منصوبہ بندی کمیشن نے اعلان کیا کہ دوسرے منصوبے کے اہم مقاصد یہ ہیں۔
فی کس آمدنی میں دس فیصد اور قومی آمدنی میں ۲۰ فی صد اضافہ۔
زرعی پیداوار میں نمایاں اضافہ اور غذائی خود کفالت۔
صنعتی پیداوار میں پچاس فی صد اضافہ
۳۰ لاکھ افراد کے لئے روزگار کے مواقع
زرمبادلہ میں اضافہ
مشرقی اور مغربی پاکستان کے مابین تفاوت کی کمی

جن لوگوں کی آمدنی کم ہے ان کے لئے اقتصادی ترقی کے مزید مواقع پیدا کرنا۔
مناسب پالیسیوں کے ذریعہ دولت کی تقسیم میں عدم مساوات کا رجحان کم کرنا
اس منصوبہ کے تحت بڑی اور چھوٹی صنعتوں کے فروغ کا ایک جامع پروگرام بنایا گیا ہے

پوشیدہ دولت

ملک میں افراط زر کی روک تھام اور جن لوگوں نے حکومت سے اپنی آمدنی چھپا کر ایک طرف دولت ذخیرہ کر رکھی تھی اور دوسری طرف انکم ٹیکس اور دوسرے محاصل ادا نہ کر کے قومی خزانے کا نقصان کر رکھا تھا ان افراد کے سلسلہ میں صدر پاکستان نے غلط حسابات کی تصحیح کے مواقع دئیے کہ وہ از خود صحیح بیانات ۱۰ دسمبر ۱۹۵۸ء تک پیش کر دیں۔ ان اعلانات کے واضح نتائج یکم جنوری کو سامنے آ گئے اور اعلان کیا گیا کہ ایک ارب ساٹھ کروڑ روپے سے زائد کی چھپی ہوئی دولت ظاہر کر دی گئی ہے۔ تین کروڑ ۲۵ لاکھ روپے کا زرمبادلہ اور غیر ممالک میں ایک کروڑ چھ لاکھ کی املاک کا انکشاف کیا گیا۔ اس سلسلہ میں اس رعایت کا اعلان کیا گیا کہ چھپی ہوئی دولت کا ٹیکس قسطوں میں ادا کیا جائے گا۔ چنانچہ ایک اندازے کے مطابق چالیس لاکھ روپیہ ٹیکس کے طور پر خزانے میں جمع کر دیا گیا جو ملک کی صنعتی ترقی پر صرف ہو رہا ہے۔

سرکاری ملازمین کی سکریننگ

۷ جنوری ۱۹۵۹ء کو ایک آرڈی نینس نافذ کیا گیا جس میں سرکاری افسروں کے کردار کی تحقیقات کے لئے سکریننگ کمیٹیوں کے دائرہ کار کی وضاحت کی گئی اور آرڈی نینس کے نفاذ کا مقصد یہ تھا کہ سرکاری محکموں سے رشوت خوار اور نااہل اور بدعنوانی کے مرتکب حکام کو ختم کر دیا جائے اس سلسلہ میں تمام گزیٹڈ افسروں کو ہدایت کی گئی کہ وہ ۱۲ جنوری تک صدر کے سیکرٹریٹ کو مطلع کریں کہ ان کے پاس کس قدر منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ہے۔ اسی کے ساتھ ہی مغربی پاکستان میں سرکاری ملازمین کی املاک اثاثوں کی جانچ پڑتال شروع کر دی گئی۔

۲۷ جون کو کل پاکستان اور مرکزی حکومت کی درجہ اوّل کی سروس سے تعلق رکھنے والے ۸۷ افسروں کو ہنگامی چھان بین کی بناء پر ملازمت سے برطرف کر دیا گیا یا جبری طور پر ریٹائر کر دیا گیا یا ان کے عہدے میں تخفیف کر دی گئی۔ مرکزی حکومت نے کل سولہ سو افسروں کے خلاف کارروائی کی گئی۔ اسی طرح دونوں صوبوں کے انتظامیہ کو بدعنوان نافرض شناس اور نااہل ملازمین سے پاک کر دیا گیا ہے۔ بعض شعبوں میں سکریننگ کا سلسلہ جاری ہے۔

درآمدی بونس سکیم

۱۰ جنوری سے حکومت پاکستان نے تاسب میں ڈھلی ہوئی برآمدی پالیسی نافذ کی۔ جس کے دوسرے مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ درآمدی و برآمدی تجارت کو از سر نو فروغ دیا جائے۔ دوسرا یہ کہ زیادہ آزاد درآمدی تجارت کا علاقہ قائم کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی ۲۱۹ اشیاء کی فہرست بھی شائع کی گئی تھی۔ متعلقہ اشیاء کی برآمد سے حاصل کردہ بونس لائسنسوں کے بدلے میں درآمد کیا جا سکے گا۔ اس سکیم کے تحت اس میں شامل اشیاء کے برآمد کنندگان ایسے ووچر حاصل کرنے کے حقدار ہوں گے جن سے انہیں حسب ذیل کے مساوی مالیت کا بونس حاصل کرنے کا حق حاصل ہو جائے گا۔

ا۔ پٹ سن اور کپاس کی تیار شدہ اشیاء کے سوا تمام تیار شدہ اشیاء کی برآمد سے حاصل کردہ الیف۔ او۔ بی کا چالیس فی صد
ب۔ پٹ سن اور کپاس کی تیار شدہ اشیاء سمیت باقی تمام آئیٹموں کی برآمد سے حاصل کردہ الیف او بی کا بیس فی صد۔

یہ سکیم بحد کامیاب رہی اور اس کی وجہ سے کروڑ ہا کا زرمبادلہ ملک کو وصول ہوا۔

صوبائی نظم ونسق کے جائزہ کیلئے کمیشن

۴ فروری کو ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا کہ مرکزی حکومت نے صوبائی نظم و نسق کا ایک کمیشن گورنر کی صدارت میں قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو صوبائی ڈویژنل اور ضلعی نظم و نسق کی کارکردگی کا جائزہ لے گا۔ نیز دونوں صوبوں کے ڈویژنوں اور اضلاع کی از سر نو تشکیل کے متعلق سفارشات پیش کرے گا۔ کمیشن صوبائی ڈویژنل اور ضلعی نظم و نسق کی ذمہ داریوں کا جائزہ لے گا۔ کمیشن دونوں صوبوں میں اضلاع کی نئی حد بندی کے متعلق ایسی سفارشات پیش کرے گا جن کے تحت ان ڈویژنوں اور اضلاع کو ملتے جلتے علاقوں پر مشتمل قرار دیا جائے گا۔ نیز انہیں واضح اختیارات اور زیادہ سے زیادہ ذمہ داری سپرد کر دی جائیگی اور مالی اختیارات بھی دئیے جائیں گے۔

انتظامی نقطۂ نظر سے نئی حکومت نے معاملات کی عام نہج کو کئی اعتبار سے متاثر کیا ہے۔ مارشل لاء نے سرخ فیتے میں نمایاں تخفیف کی اور کام کی رفتار کو بہت تیز کر دیا سکریننگ نے بد دیانت اور کاہل افسروں سے نجات دلا دی۔ سیاسی دخل اندازی کا قلع قمع ہونے کی وجہ سے ان سکیموں کو بڑی تیز رفتاری سے عملی جامہ پہنانے کا راستہ کھول دیا ہے جو صحیح معنوں میں عوام کی بہبودی پر مبنی ہیں۔ ہر شعبہ زندگی میں بڑی اساسی اصلاحات نافذ کی جا رہی ہیں اور آئندہ کے سیاسی عدلی اور انتظامی خاکے ایسے جمہوری اصولوں کی روشنی میں تیار کئے جا رہے ہیں جو لوگوں کی قدرتی افتاد طبع کے عین مطابق ہوں گے۔ مختصر یہ کہ انقلابی حکومت نے رات بھر میں حکومت کی صورت اور تصور کو بدل دیا ہے اور مقصد حکومت کو سیاست منفعت کشی کی بجائے عوام کی فلاح و بہبود میں منتقل کر دیا۔

انتظامی اقدامات

علاقائی قسمتوں اور ضلعوں کے افسروں کو عام لوگوں کے مسائل فوری طور پر حل کرنے کے قابل بنانے کے لئے تاکہ انہیں کوئی بات حکومت تک پہنچانے کی حاجت نہ رہے انہیں وسیع انتظامی و مالی اختیارات تفویض کئے گئے ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل کمیٹیاں جو سیاسی سازشوں۔ خویش پروری اور نااہلیت کے گڑھ بن کر رہ گئی توڑ دی گئیں۔ اور انہیں چلانے کے اختیارات مقامی افسروں کو دے دئیے گئے مغربی پاکستان کے ادغام کے تھوڑے ہی عرصے کے بعد ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپل کمیٹیوں کے بہتر انتظام کے لئے افسروں کو بڑے جامع اختیارات دے دئیے تھے۔ لیکن انہیں وزراء کے سیاسی مفاد کے پیش نظر واپس لے لیا گیا۔ جولائی ۱۹۴۹ء میں بورڈ آف ریونیو کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو سرکاری زمین کی فروخت۔ نیلام اور پٹہ داری پر دینے کے اختیارات دے دئیے گئے تھے

صوبائی ایڈمنسٹریشن کمیشن اس مقصد سے بنایا گیا کہ تمام انتظامی مشینری کی اصلاح کی جائے تاکہ وہ لوگوں کے لئے کم سے کم وقت میں اور تھوڑے سے صرف سے تسلی بخش کام کرنے کے قابل ہو جائے۔ محکمہ تعمیر نو (بیورو آف نیشنل کنسٹرکشن) قائم کیا گیا تاکہ وہ رائے عامہ کا اندازہ کرے اور حکومت کی پالیسیوں کو عوام کے روبرو پیش کرے سرکاری محکموں کی توسیع کر کے گوادر تک ان کا دائرہ عمل بڑھا دیا گیا جو پہلے مسقط و عمان کے سلطان کی عملداری میں تھا۔

معیار کار بہتر بنانے کے لئے سیکرٹریٹ کی تنظیم از سر نو کی گئی۔ ترقیاتی سرگرمیوں میں رابطہ پیدا کرنے کے لئے پلاننگ اور ڈویلپمنٹ کا محکمہ مقرر کیا گیا۔ محکمہ امور قبائل کو ختم کر کے اس کی جگہ کمشنر اور ریذیڈنٹ ان فرانٹیئر ریجنز کا تقرر پشاور میں کیا گیا تاکہ وہ قبائلی مسائل کا حل زیادہ قریب سے اور مؤثر طور پر کر سکے سپلائی ڈیپارٹمنٹ کو توڑ دیا گیا اور اس کی ذمہ داریاں یعنی سرکاری اشیائے ضرورت خریداری نیز پرمٹ کی تقسیم۔ قیمتیں مقرر کرنے کا کام اور سول

سپلائیز، صنعت، اطلاعات اور خوراک کے محکموں کو سونپے جا رہے ہیں۔

قواعد ملازمت

جنوری ۱۹۵۹ء میں سرکاری ملازموں کی ملازمت اور ترقی سے متعلقہ قواعد کی پڑتال کے لئے ایک کمیٹی تشکیل کی گئی تھی اس کمیٹی نے ایسے معیاری قواعد مرتب کئے ہیں جو بنیادی ہیں۔ سرکاری محکموں میں کارکردگی کے معیار کو بہتر بنانے، اخراجات میں کمی اور عملہ کی از سر نو تنظیم کیلئے ایک صوبائی کمیٹی قائم کی گئی ہے۔

گذشتہ سال کا ایک نہایت اہم کارنامہ یہ ہے کہ سرکاری دفاتر سے نااہل اور بددیانت عناصر کو نکالنے کیلئے سرکاری ملازمین کے ریکارڈ کی چھان بین کی گئی جس کے نتیجہ میں صوبہ بھر میں ایل کا برخاست، ۱۲۰۵ ملازم ملازمت سے سبکدوش اور ۷۶۵ کو جبری طور پر ریٹائرڈ کیا گیا۔ نیز ۱۴۲ ملازموں کے عہدہ میں کمی کر دی گئی۔ اس کے علاوہ متعدد دیگر ملازمین کے خلاف مناسب کارروائی کی گئی۔ ان تمام ملازمین کی کل تعداد ۲۳۳۰ ہے۔ چھان بین سے بڑھ کر اس امر کا یقین دلانے کے لئے اور کون سا موثر طریق ہو سکتا تھا کہ موجودہ حکومت خلوص سے کام کا تہیہ کئے ہوئے ہے اور وہ اپنے اعلیٰ افسروں کو بھی نہیں چھوڑے گی۔ بددیانت اور غلط کار غیر سرکاری عناصر کے خلاف بھی پیڈو آرڈر یعنی عوامی عہدوں کی نااہلیت کے آرڈر اور منتخب شدہ اشخاص کی نااہلیت کے آرڈر کے تحت کارروائی کی جا رہی ہے۔ محکمہ انسداد رشوت ستانی کو اپنے فرائض سرعت اور آسانی سے سرانجام دینے کے لئے زیادہ اختیارات تفویض کئے گئے ہیں۔

سائنس کمیشن

صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خان نے ۱۴ اپریل کو سائنس کمیشن قائم کرنے کا حکم دیا ہے جو سائنسی تحقیقات کے کام کو مربوط بنانے اور دوسرے متعلقہ امور کا جائزہ لے گا۔ اس کے مقاصد یہ ہوں گے۔

۱۔ ملک کے سائنس دانوں اور سائنسی امور کے لئے وقف کردہ روپیہ مختلف محاذوں پر بکھیر دینا خلاف مصلحت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ملک میں کوئی ایسا مرکزی ادارہ ہونا چاہئیے جو سائنسی سرگرمیوں میں رابطہ قائم کرے۔

۲۔ پالیسی کی تیاری اور اس کی تکمیل کی نگرانی کی ذمہ داری مرکزی ادارے پر عاید ہونی چاہئیے۔ لیکن پالیسی ماتحت اداروں کی وساطت سے پایہ تکمیل تک پہنچنی چاہئیے۔ سائنسی اور صنعتی تحقیقات کی کونسل کی مرکزی لیبارٹریوں کے لئے ایک سو پچاس ایکڑ جگہ مخصوص کی گئی۔ تحقیقات کی مرکزی عمارتوں پر تخمیناً ۷۵ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔

کمیشن کو حسب ذیل تین امور پر سفارشات پیش کرنے کی ہدایت کی گئی ہے:

۱۔ سائنسی تحقیقات کا جو کام آجکل بکھری حالت میں ہے اس کو کس طرح ہم آہنگ کر کے ترقی دی جائے۔

۲۔ ملک کے مختلف سائنسی تحقیقات میں مصروف اداروں کو کس طرح مناسب سہولتیں دی جائیں۔

۳۔ سائنسی تحقیقات میں مصروف لوگوں کی آمدنی اور حالات کو کس طرح زیادہ پرکشش بنایا جائے۔

وفاقی دارالحکومت

۱۲ جون کو صدر مملکت کی زیر صدارت اعلیٰ سطح کی کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا کہ وفاقی دارالحکومت کراچی سے منتقل کر کے راولپنڈی اور مری کے درمیان پوٹھوہار کی سطح مرتفع کے علاقے میں قائم کیا جائے۔ یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ مشرقی پاکستان کے عوام سے براہ راست اور قریبی رابطہ قائم رکھنے کے لئے مشرقی پاکستان میں ایک ضمنی دارالحکومت قائم کیا جائے۔

کمیشن نے فیصلہ کیا کہ کراچی وفاقی دارالحکومت کے لئے موزوں نہیں۔ صدر مقام کے لئے بہت سے موزوں جگہ پوٹھوہار کی سطح مرتفع میں راولپنڈی کے اردگرد کا علاقہ ہے۔

اس سلسلہ میں حکومت نے جو کمیشن مقرر کیا تھا ۱۰ جولائی کو اس کی رپورٹ شائع ہو گئی۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ پوٹھوہار میں نئے دارالحکومت کی تعمیر دس سال میں مکمل ہو گی۔ اس تعمیر پر سالانہ ۱۰ کروڑ روپیہ خرچ کیا جائے۔

۲۲ جولائی کو صدارتی سیکرٹریٹ سے اعلان کیا گیا کہ مرکزی سیکرٹریٹ کے اہم شعبے اس سال ختم ہونے سے قبل راولپنڈی منتقل کر دیئے جائیں گے۔

بنیادی جمہوری ادارے

ملک میں بتدریج جمہوریت کی بحالی کے وعدے کو ایفاء کرنے کے سلسلے میں ۱۳ جون کو یہ اعلان کیا گیا کہ ملک کے دونوں حصوں میں یونین پنچائتیں عوام پر مشتمل ہوں گی۔ اور ملک کے کونے کونے میں ترقیاتی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے کام میں حصہ لیں گے۔ ان اداروں کے لئے منتخب ہونے والا ہر رکن ایک ہزار سے ڈیڑھ ہزار تک کی نمائندگی کرے گا۔ عام طور پر پنچائت میں دس منتخب اور پانچ نامزد رکن شامل ہوں گے یونین پنچائتوں کو انتظامیہ میونسپل عدالتی پولیس و ترقیات کے کام اور ان سب بڑھ کر قومی تعمیر کے امور تفویض کئے جائیں گے۔

زرعی کمیشن

۱۸ جولائی ۱۹۵۹ء کو مرکزی حکومت نے ۱۲ افراد پر مشتمل خوراک و زراعت کمیشن قائم کر دیا جو موجودہ مالی سال کے آخر تک رپورٹ پیش کرے گا اور بتائے گا کہ غلے کی پیداوار بڑھانے کے لئے کن طریقوں سے کام لینا چاہئیے اور اس وقت تک ان طریقوں سے کام کیوں نہیں لیا گیا۔ اس کے صدر نواب کالاباغ مقرر کئے گئے۔

دائرہ کار

(۱) ماضی اور حال میں خوراک بڑھانے کے سلسلہ میں جو سرگرمیاں دکھائی گئیں یا زرعی ترقیات کے سلسلہ میں جو طریقے اختیار کئے گئے یا کاشتکاروں کی ہمت افزائی کے لئے جو کچھ کیا گیا۔ اس کا کمیشن گہرا مطالعہ کرے گا۔

(۲) کمیشن یہ متعین کرے گا کہ غلے کی فصل کتنی ہونی چاہئیے اور باقی فصلیں کتنی؟

۳۔ کمیشن اپنے جائزے کی روشنی میں پیداوار بڑھانے کی سکیموں کے متعلق تجاویز پیش کرے گا۔

کمپنی لا کمیشن

شراکت کی کمپنیوں میں سرمایہ لگانے والوں کے مفادات کی حفاظت اور سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لئے مسٹر آئی آئی چندریگر کی صدارت میں کمپنی لا کمیشن قائم کیا گیا۔

بڑے اقدامات
چھوٹے پیمانوں پر

۲۴ مارچ کو حکومت پاکستان نے تھوڑی مدت کے ایک صنعتی منصوبے کا اعلان کیا جو اٹھارہ ماہ میں پایہ تکمیل کو پہنچے گا اور اس پر ۴۰ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ اس منصوبے کے مطابق مغربی پاکستان میں سوڈا کاسٹک، سوڈا ایش اور ٹیکسٹائل مشینری کے فالتو پرزے فراہم کرنے والے کارخانے کھولے جائیں گے۔ مشرقی پاکستان میں دواؤں کا کارخانہ، سوڈا کاسٹک کا کارخانہ پٹ سن کے کارخانوں کے لئے فالتو پرزے فراہم کرنے والا کارخانہ قائم کیا جائے گا۔

۱۴ ستمبر کو غیر سرکاری ملازمین کے حقوق کی حفاظت کے قانون کی تیاری کا اعلان کیا گیا جس کی رو سے بیماری زچگی اور زخمی ہونے کی صورت میں ان ملازمین کے مفادات کے تحفظ کی ضمانت دی جائے گی اور ملازمین کے لئے سوشل انشورنس کا ادارہ قائم کیا جائے گا۔

صوبائی حکومت نے ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کو گزیٹڈ افسر قرار دے کر ان کے لئے ۲۵۰-۳۰-۲۵۰/۲۵-۴۰۰/۲۵ ۔۔۔ ۷۰۰ کا سکیل مقرر کیا۔

مغربی پاکستان میں متروکہ وقف جائیدادوں کا جائزہ لینے کے لئے ایک بورڈ قائم کیا جا رہا ہے۔

سابق پنجاب و سابق سرحد کے بائیس ۲۲ اضلاع میں استعمال اراضی کی جائزہ سکیم منظور کر لی گئی جس سال میں اس سکیم پر سترہ کروڑ روپے کا اندازہ ہے۔

تاجروں کیلئے بینکوں سے قرضوں پر پابندیاں ختم کر دی گئیں۔ اناج کے ذخیرہ کے لئے گودام تعمیر کئے گئے۔

تجارتی اور صنعتی انجمنوں اور ایوانوں کی تنظیم کا اعلان کیا گیا۔ ۱۸ نومبر کو سابق فوجیوں کو روزگار مہیا کرنے کے لئے چار کارخانوں کے قیام کا اعلان کیا گیا (۷ دسمبر)

تفریحی ٹیکس پر سرچارج ختم کر دیا گیا۔ اور یکم جنوری سے سینما کے ٹکٹوں کی قیمت گھٹا دی گئی (۹ دسمبر)

سرکاری محکموں کی تنظیم نو کے لئے با اختیار کمیٹی کا تقرر۔

(۹ دسمبر) مغربی پاکستان میں ڈیڑھ لاکھ ٹن اناج کی پیداوار فوراً بڑھانے کا منصوبہ منظور کیا گیا۔ کہ سیم اور تھور کے انسداد کا کام واٹر اینڈ پاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے ذمے ہوگا۔

کپاس کی مختلف اقسام کی کاشت کے لئے خاص علاقے مقرر کئے گئے۔

(۱۳ جنوری) اسٹیٹ بینک کی شرح تین فیصد سے بڑھا کر چار فی صد کر دی گئی

(۱۴ جنوری) موٹی قیمیں کی بدولت پونے تین کروڑ روپے کا زرمبادلہ بچایا گیا۔

(۱۹ جنوری) اعلان کیا گیا کہ مالی سال جولائی سے شروع ہوا کرے گا۔

(۲۱ جنوری) بعض قسم کے سامان تعیش پر درآمدی محصول بڑھا دیا گیا۔

(۲۸ فروری) دیہی ترقی کے پنج سالہ منصوبے کا خاکہ مرتب کیا گیا۔ اس منصوبے پر عملدرآمد کے لئے پانچ کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے

صوبائی حکومت نے ۲۳ فروری کو شہری جائیدادوں کے کرایوں پر پابندی کے متعلق آرڈیننس نافذ کیا جس کے تحت کرایہ دار کی بدولت کے بغیر کسی کرایہ دار کو بے دخل نہیں کیا جا سکے گا۔

۲۵ مارچ کو سرکاری عہدوں کے نااہل قرار دینے کا حکم (ایبڈو) جاری کیا گیا۔ جس کی رو سے بدعنوانیوں کا ارتکاب کرنے والوں کو پندرہ سال تک کسی سرکاری عہدے کے لئے نااہل قرار دیا گیا۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال بہادر جھنگ باختیار سپیشل کلکٹر

مقدمہ نک الرحمن موضع داگر کلیکہ تحصیل جھنگ

بہادر۔ گھنہ۔ کرم علی پسران پٹھانہ۔ مراد ولد رہانہ قوم جٹ سکنہ داگر کلیکہ تحصیل جھنگ بنام مسماۃ دیوال بائی یسیتا دیوی۔ پاربتی بچھمی دختران امیر چند گوبند لعل ولد چمن لعل۔ رام رنگ۔ روڑا رام پسران بیاداس۔ کانشی رام ولد جنداا رام۔ رام چند۔ گنگا رام پسران دیوی دتہ۔ کرم چند ولد ریپڑی رام غیر مسلم حال بھارت

درخواست نک الرحمن کھاتہ ۲ کا $\frac{1}{15}$ حصہ تعدادی ۔۔۔ کنال واقع داگر کلیکہ جمعبندی سال ۵۶-۱۹۵۵ء تحصیل جھنگ۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسماۃ دیوال بائی وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں۔ جو کہ ترک سکونت کرکے ہندوستان چلے گئے ہوئے ہیں۔ جن پر آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ $\frac{۳۰}{۵۹}$ صبح ۹ بجے بمقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہوکر پیروی مقدمہ کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ کی جائے گی۔

آج مورخہ $\frac{۱۳}{۵۹}$ بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا

دستخط حاکم ...... مہر عدالت

نارتھ ویسٹرن ریلوے ـــــ راولپنڈی ڈویژن۔

نوٹس

مندرجہ ذیل ٹھیکے کو چلانے کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں جو زیر دستخطی کو ۱۰ نومبر ۱۹۵۹ء تک پہنچ جانی چاہئیں

(۱) سوہاوا ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر چائے کے کمرے (Tea Rooms) ریسٹورنٹ روٹی اور پھل فروخت کرنے کا ٹھیکہ۔

درخواست کنندہ ایسی معزز فرم یا اشخاص ہونے چاہئیں

جو:۔

(۱) وینڈنگ اور کیٹرنگ کا سابقہ تجربہ رکھتے ہوں یا اس کام سے ان کا تعلق رہا ہو۔

(ب) اس امر کی تسلی بخش شہادت دے سکیں کہ وہ مسافروں کی عمدہ طریق پر خدمت بجالانے کے لئے مالی اور دیگر قسم کے ضروری وسائل رکھتے ہیں۔

(ج) اس امر کا یقین دلا سکیں کہ وہ خود یا خود اپنے انتظام کے تحت اس کام کو سرانجام دیں گے اور ٹھیکہ یا اس کے ایک حصہ کو آگے کرایہ پر نہیں دیں گے

(۲) درخواست میں درخواست کنندہ کا نام اور اس کے والد کا نام ضرور درج کیا جائے۔

(۳) درخواست کے ہمراہ چال چلن اور پیشے کے متعلق فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کے سرٹیفکیٹوں کی نقول بھی پیش کرنی ضروری ہیں۔

درخواستیں لازمی طور پر رجسٹرڈ لفافوں میں ارسال کی جائیں۔ جن پر "سوہاوا ریلوے اسٹیشن پر ٹی روم اور وینڈنگ کنٹریکٹ کے لئے درخواست" کے الفاظ لکھے ہوں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ۔ این۔ ڈبلیو آر۔ راولپنڈی

ضروری تصحیح

(۱) پرچہ نمبر ۲۲۰ مورخہ $\frac{9}{۵۹}$-۲۶ میں وصیت نمبر ۱۵۴۵۸ میں کتابت کی غلطی سے پتہ غلط چھپ گیا ہے اصل پتہ "مری روڈ راولپنڈی" ہے

(۲) وصیت نمبر ۱۵۴۵۹ میں کتابت کی غلطی سے موصی کا نام راج دی چھپ گیا ہے۔ اصل نام "راج ولی" ہے

احباب تصحیح فرمالیں۔ (مینجر الفضل)

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں!

خود بھی انصار اللہ کے اجتماع میں شرکت فرمائیے اور احباب کو بھی ہمراہ لائیے!

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ بمقام ربوہ ضلع جھنگ مورخہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہوں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

چینی فوجوں نے لداخ میں ۲ دو اور مقامات پر قبضہ کر لیا

بھارت سرحدی چوکیوں کو طیاروں سے کمک اور رسد پہنچا رہا ہے

نئی دہلی ۲۶ اکتوبر۔ مقبوضہ کشمیر سے موصول ہونے والی غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق چینی فوجوں نے لداخ کے علاقے میں دو اور مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ ان اطلاعات میں مزید بتایا گیا ہے کہ گزشتہ بدھ کو جب بھارتی پولیس سے تصادم ہوا تھا تو چینی فوجیں لداخ کے علاقے میں ۴۰ میل تک گھس آئی تھیں اس تصادم میں بھارت کی سرحدی پولیس کے سترہ آدمی مارے گئے۔

تازہ اطلاعات کے مطابق چینی فوجوں نے جن دوسرے علاقوں پر قبضہ کیا ہے۔ ان میں سے ایک گنسا کی سطح مرتفع ہے جو لداخ کے شرقی حصے میں واقع ہے اور دوسری جگہ امتوگر کی جھیل ٹمک کے نام سے مشہور ہے۔

دریں اثنا دہلی کے باخبر ذرائع نے اس اطلاع کی تردید کی ہے کہ چینی فوجوں نے شمال مشرقی سرحدی ایجنسی میں لانگ جو کی چوکی خالی کر دی ہے۔ ان ذرائع نے بتایا کہ اس چوکی پر بھارتی فوجیوں نے جو مورچے بنائے تھے چینیوں نے انہیں مسمار کر دیا ہے۔ لیکن وہ چوکی پر ابھی تک قابض ہیں۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ درہ کونگا کے قریب گزشتہ بدھ کے تصادم میں جو سپاہی زندہ بچے تھے وہ اپنے کیمپ میں واپس پہنچنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ سرکاری ذرائع نے بتایا کہ اس کیمپ پر سپاہیوں کی کافی نفری موجود ہے اور یہاں رسد پہنچانے کا بھی معقول انتظام ہے۔

سری نگر سے موصول ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق چینیوں کے ساتھ تصادم میں مجروح ہونے والے تین ہندوستانی سپاہیوں کو علاج کے لئے سپوبر تک پہنچا دیا گیا ہے۔

کل دہلی میں ہندوستان کے محکمۂ خارجہ کے افسروں کے کئی اجلاس منعقد ہوئے۔ ان میں مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے بھی شرکت کی جو لداخ کے امور کے نگران ہیں۔

ایک اور اطلاع کے مطابق بھارتی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ چانگ جن مو کی وادی میں چینی سرحد پر واقع فوجی چوکیوں کو طیاروں کے ذریعے کمک اور رسد پہنچائی جائے۔ گزشتہ بدھ کی لڑائی اسی وادی میں ہوئی تھی۔

ربوہ میں منعقدہ سالانہ ضلعی ٹورنامنٹ کا پہلا دن

۲۵ اکتوبر سے ربوہ میں ضلعی ٹورنامنٹ ہو رہا ہے۔ پہلے روز مختلف سکولوں کی کرکٹ، فٹ بال اور والی بال کی ٹیموں کے علاوہ ایتھلیٹکس کے مختلف مقابلے ہوئے۔ جن کا نتیجہ درج ذیل ہے:-

کرکٹ:- مابین اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے ۱۷۱ دوڑیں بنائیں۔ اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ کے دو کھلاڑی آؤٹ ہوئے اور انہوں نے چودہ ۱۴ دوڑیں بنائیں۔ میچ ابھی جاری ہے۔

فٹ بال:- مابین اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ اور اسلامیہ ہائی سکول محمدی شریف۔ اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ ۳ گول پر جیتا۔

والی بال:- مابین ڈی بی ہائی سکول لالیاں اور اسلامیہ ہائی سکول محمدی شریف لالیاں ہائی سکول جیت گیا۔

چار بجے شام سے ۵½ بجے تک ایتھلیٹکس کے مقابلے ہوئے جو انشاء اللہ کل مکمل ہوں گے

(سمیع اللہ ایم۔ اے سٹاف سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

کراچی میں آزاد تجارتی علاقہ قائم کرنیکی تجویز قابل عمل ثابت نہیں ہوئی

راولپنڈی ۲۶ اکتوبر۔ وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم خاں نے کل شام اخباری نمائندوں کو بتایا کہ کراچی میں "آزاد تجارتی علاقہ" قائم کرنے کی تجویز قابل عمل محسوس نہیں کی گئی۔ ایک خاص کمیٹی کچھ عرصہ سے اس تجویز کا مطالعہ کر رہی تھی

وزیر صنعت کل شام تیزگام سے راولپنڈی پہنچے۔ راولپنڈی کے قریب کوسال میں تیل کی دریافت کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر صنعت نے بتایا کہ ابتداء میں کوسال کے کنوئیں سے روزانہ آٹھ سو سے لے کر ایک ہزار گیلن تیل برآمد ہوگا۔ بعد میں دو اور کنوئیں کھودے جائیں گے اور روزانہ اڑھائی ہزار گیلن تیل دستیاب ہو سکے گا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع

(بقیہ صفحہ اول)

تمام حاضرین پر سوز و گداز اور رقت کی ایک ایسی کیفیت طاری تھی۔ جسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا (حضور کے اس روح پرور خطاب کا خلاصہ کسی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ احباب کیا جائے گا) امسال اجتماع میں پاکستان اور بیرون پاکستان کی ۱۲۶ مجالس کے ۱۹۰۲ خدام اور اطفال نے شرکت کی ان میں سے ۱۲۷۰ خدام اور ۶۳۲ اطفال شامل تھے۔ یہ تعداد گذشتہ اجتماع میں شریک ہونے والے خدام و اطفال کی مجموعی تعداد سے ڈیڑھ صد کے قریب زیادہ ہے ۱۹۵۸ء کے گذشتہ اجتماع میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۱۷۵۰ تھی جن میں سے ۱۱۷۲ خدام اور ۵۷۸ اطفال تھے

امسال پاکستان کے علاوہ بیرونی ممالک کی مجالس خدام الاحمدیہ کے بعض اراکین کو اپنے اپنے ملک کے نمائندوں کے طور پر شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان میں انگلستان، جرمنی، چین، عدن، مشرقی افریقہ، غانا، سیرالیون اور انڈونیشیا شامل ہیں۔ ان میں سے خاص طور پر مجلس خدام الاحمدیہ لنڈن کے قائد مکرم مولوی عبدالکریم صاحب اجتماع میں شرکت کی نیت سے اجتماع سے کچھ عرصہ قبل ہی انگلستان سے بذریعہ موٹر کار ربوہ پہنچے تھے۔

خدام اور اطفال نے اجتماع کے یہ تین دن اپنے ہی ہاتھوں سے بنائے ہوئے ۲۱۸ خیموں میں دینی تربیت کے ایک خاص پروگرام کے تحت بسر کئے۔ ان میں سے خدام کے ۱۵۷ اور اطفال کے ۶۱ خیمے تھے۔ خدام کا پروگرام چار بجے صبح نماز تہجد سے شروع ہو کر رات کو گیارہ بجے تک جاری رہتا تھا۔ جس میں انہوں نے تحریر و تقریر کے علاوہ علمی اور ورزشی مقابلوں میں حصہ لیا قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے درس دئے۔ نیز تلقین عمل کے پروگرام کے تحت وہ علماء سلسلہ کے علمیاتی افروز لیکچروں سے مستفید ہوئے اور اس طرح وہ خدمت دین کے پہلے سے بھی زیادہ پختہ عزائم اور ایک نئے ایمان اور نئے یقین کی دولت سے مالا مال ہو کر اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔ ان ایام میں تہجد بجماعت نماز باجماعت ذکر و فکر اور دینی و علمی مشاغل کے علاوہ خدام کی مجلس شوریٰ کے اجلاس بھی منعقد ہوئے۔ جن میں نئے سال کا بجٹ منظور کرنے کے علاوہ مجلس کی تنظیم اور اس کی دینی تربیتی اور رفاہی سرگرمیوں کو اور زیادہ موثر بنانے سے متعلق اہم فیصلے کئے گئے۔ اجتماع کے مزید کوائف آئندہ اشاعتوں میں شائع کئے جائیں گے

پاکستان اور پولینڈ میں تجارتی معاہدہ

کراچی ۲۶ اکتوبر:- معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی روئی اور پٹ سن کے بدلے پولینڈ سے کوئلہ درآمد کرنے کی بات چیت مکمل ہو گئی ہے اور اس مقصد کیلئے عنقریب ایک معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔ اس معاہدے کے تحت پاکستان پولینڈ سے ایک لاکھ ٹن کوئلہ درآمد کریگا۔ اور اس کوئلہ کی مالیت کے برابر روئی اور پٹ سن پولینڈ بھیجے گا۔ اس معاہدہ کے تحت جن اشیاء کا تبادلہ کیا جائیگا۔ ان کی مالیت قریباً ایک کروڑ ساٹھ لاکھ روپے ہو گی۔

پاکستان اس قسم کے معاہدے روس، چین یوگوسلاویہ اور چیکوسلواکیہ سے پہلے ہی طے کر چکا ہے ان ممالک سے روئی اور پٹ سن کے بدلے سیمنٹ کوئلہ اور دیگر مصنوعات درآمد کرنے کے سمجھوتے ہو چکے ہیں۔

بھارت کیلئے چینی امداد کی تردید

نئی دہلی ۲۶ اکتوبر:- ہندوستان کے وزیر خزانہ مسٹر مرارجی ڈیسائی نے اس اطلاع کی تردید کی ہے۔ کہ چین کی طرف سے بھارت کو اقتصادی امداد کی پیشکش متوقع ہے مسٹر ڈیسائی نے کہا! اگلے روز میں نے ٹوکیو میں ایک بیان دیتے ہوئے یہ کہا تھا۔ کہ چین کی طرف سے بھارت کی اقتصادی امداد متوقع نہیں ہے لیکن غالباً خبر کی ترسیل کے دوران "نہیں" کا لفظ رہ گیا تھا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴